میڈیا آفس
حزب التحریر
ازبکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

حزب التحریر
HIZB UT TAHRIR

اتوار، 22 ذی الحجہ، 1442ھ | 01/08/2021 | نمبر: 08/ 1442

پریس ریلیز

روس وسطی ایشیا میں اپنا اثر ورسوخ قائم رکھنا چاہتا ہے

31 جولائی 2021 کو KUN.UZ ویب سائیٹ نے ایک خبر شائع کی کہ روسی فوج کے سپاہی ازبک-روس مشترکہ فوجی مشقوں میں حصہ لینے کیلئے ازبکستان پہنچے ہیں، یہ مشقیں سرخان دریا کے علاقے میں ترمز ٹریننگ گراونڈ میں ہورہی ہیں۔ یہ اعلان ازبک ملٹری آف ڈیفنس کی جانب سے کیا گیا جبکہ یہ مشقیں 30 جولائی سے 10 اگست کے درمیان ہونا تھیں۔ اوران مشقوں میں روس اورازبکستان کے تقریبا 1500 سپاہیوں نے حصہ لیا۔ یہ مشقیں اس وقت ہورہی ہیں جبکہ افغانستان میں طالبان اورافغان فورسز کے درمیان جاری لڑائی کے باعث حالات دن بدن خراب ہورہے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ روسی فوج نے تاجک افغان سرحد کے قریبی علاقے میں مشقوں میں حصہ لیا۔

روس جوخود کوسابقہ سوویت یونین کا جانشین خیال کرتا ہے، وسطی ایشیائی ریاستوں کواپنا ہی علاقہ سمجھتا ہے۔ اسی لئے روس ان ریاستوں میں دوسری عالمی طاقتوں، خاص طورپر امریکا کے اثرورسوخ کو پسند نہیں کرتا۔ اسی لئے روس افغانستان سے امریکی انخلاء کے بعد وسطی ایشیائی ریاستوں خصوصاًازبکستان اور تاجکستان میں امریکی فوجی اڈوں کی بھی مخالفت کررہاہے۔ روسی فارن انٹیلی جنس سروس کے ڈائریکٹر سرگئی نریشکن کے مطابق روس کوامید ہے کہ افغانستان کے ہمسایہ ممالک امریکی فوجی اڈوں کے قیام سے انکار کردیں گے۔ روس بخوبی واقف ہے کہ امریکہ سامنے والے دروازے سے افغانستان سے نکلنا چاہتاہے مگرپاکستان اور ترکی میں اپنے ایجنٹس کے ذریعہ پچھلے دروازے سے دوبارہ افغانستان میں داخل ہونا چاہتاہے۔ مثال کے طورپر ترکی اورازبکستان کے درمیان فوجی مشقیں جو اسی علاقے میں مارچ کے مہینہ میں منعقد کی گئیں، اس ہدف کی تکمیل کیلئے ایک قدم تھا۔ ماسکو نے افغانستان سے امریکی اور نیٹوافواج کے انخلاء کے بعد ترک افواج کی موجودگی کی بھی مخالفت کی ہے۔

وسطی ایشیا کا علاقہ امریکا کے لئے بھی اہمیت کا حامل ہے، اسی لئے امریکا اس علاقے کوروس کیلئے تنہا نہیں چھوڑنا چاہتا۔ اوریہی بات امریکا کئی بار کہہ چکاہے، مثال کے طورپر سابق صدر بل کلنٹن کے دورمیں سابق امریکی نائب وزیر خارجہ اسٹراب ٹالبوٹ نے اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ اس خطے میں تیل کے 233 ارب بیرل کے ذخائر موجودہیں۔ اورامریکی مفادات کے مطابق یہ علاقہ بہت اہمیت رکھتاہے۔ اسی لئے اکیسویں صدی میں توانائی کے ذخائر روس کے زیراثر نہیں چھوڑے جا سکتے۔ یقیناًروس سیاسی اور معاشی طورپر امریکا کا مقابلہ نہیں کرسکتا، کیونکہ یہ سوویت یونین نہیں ہے، جوایک نظریاتی ریاست تھی اور معاشی اور دفاعی لحاظ سے بہت مضبوط تھی۔ مگر اس سب کے باوجود روس نہیں چاہتاہے کہ شکار کواتنی آسانی سے چھوڑدیا جائے۔

امریکی اثرورسوخ سے بھی بڑھ کر ایک اورچیز جوروس کوخوفزدہ کئے ہوئے ہے وہ خطے میں تیزی سے بڑھتی ہوئی اسلامی بیداری ہے۔ روس بخوبی جانتاہے کہ حزب التحریر افغانستان میں بھی کام کررہی ہے۔ جو طالبان کی درست راستہ کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے افغانستان میں خلافت قائم کرسکتی ہے۔ اس لئے وسطی ایشیا میں روسی فوجی نقل وحرکت کواس تناظر میں دیکھنا بھی ضروری ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ﴾

"اے ایمان والو! اللہ اور رسول کا حکم مانو جس وقت تمہیں اس کام کی طرف بلائے جس میں تمہاری زندگی ہے، اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان آڑ بن جاتاہے اور بے شک اسی کی طرف جمع کیے جاؤ گے" (سورۃ الانفال: 24)

ازبکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس